روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 115 | جمعرات 21 محرم الحرام ۔1418ھ 29 ہجرت 1376ہش 29 مئی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت صدق و وفاد کھانے کا آخری موقعہ ہے

میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے تندرستی اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و وفاد کھانے کا وقت ہے اور آخری موقعہ دیا گیا ہے یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا(-) بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقعہ کو کھودے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 517)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہو جاتا ہے اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے۔ اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کے منشاء کے موافق ہوتا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ اسے اپنا فعل ہی قرار دیتا ہے۔ یہ ایک مقام ہے قرب الٰہی کا جہاں پہنچ کر سلوک کی منزلوں کو پورے طور پر طے نہ کرنے والوں نے یا تو ٹھوکر کھائی ہے یا الہیات سے ناواقف اور قرب الٰہی کے مفہوم کو نہ سمجھنے والوں نے غلط فہمی سے کام لیا ہے اور وحدت وجود کا مسئلہ گھڑ لیا ہے۔ اس بات کو بھی ہرگز بھولنا نہ چاہئے کہ جہاں انسان ابتلا میں پڑتا ہے وہ فعل خدا کے ارادہ سے موافق نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کی رضاء اس کے خلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے ہوتا ہے نہ کہ منشائے الٰہی کے ماتحت، لیکن وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کا ولی کہلاتا ہے اور خدا جس کی زندگی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ ہوتا ہے جس کی کوئی حرکت و سکون بلا استصواب کتاب الٰہی نہیں ہوتی۔ وہ اپنی ہر بات اور ارادہ پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے مشورہ لیتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 117)

سیکرٹریوں اور کارکنوں کو جماعت کی صحیح تربیت کی طرف توجہ دینی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں سیکرٹریوں اور دوسرے کارکنوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وہ اپنی اپنی جماعت کی صحیح تربیت نہ کریں گے اور لوگوں کو زمانہ کے سیلاب میں اسی طرح بہہ جانے دیں گے جس طرح پانی میں تنکا بہتا ہے تو خدا تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ کیوں تم نے لوگوں کے متعلق کوتاہی اور سستی کی۔ پھر چونکہ دوسری جماعتوں کے لوگ بھی اس موقعہ پر آئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کو بھی ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے سامنے اتنا عظیم الشان کام ہے جتنا آج تک کسی قوم کا نہیں ہوا۔ ہماری جو منزل مقصود ہے وہ اتنی دور ہے جتنی اور کسی کی نہیں اور ہماری جو تمنا ہے وہ اتنی اعلیٰ ارفع اور اتنی بلند ہے جتنی اور کسی کی نہیں۔ پس اگر اتنے عظیم الشان کام کے لئے ہم خاص تیاری نہ کریں۔ اتنی لمبی اور اتنی دور کی منزل مقصود کے لئے سستی سے قدم اٹھائیں اتنے بڑے مقصد اور مدعا کے لئے پوری ہمت سے کام نہ لیں تو سمجھ لو کیسے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ پس میں تمام جماعتوں سے کہتا ہوں کہ جماعت کی صحیح تربیت کی طرف پوری پوری توجہ کریں۔ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سست اور غافل ہو جاتا ہے تو وہ طاعون کے کیڑے سے زیادہ جماعت کے لئے زہریلا اور نقصان دہ ہوتا ہے۔ کیونکہ طاعون کے کیڑے کا زہر اس قدر نہیں پھیلتا جس قدر ایسے شخص کا زہر پھیلتا ہے۔ پس ایک آدھ آدمی کی سستی کو بھی نظرانداز نہیں کیا سکتا۔ وہ ڈاکٹر ڈاکٹر کہلانے کا مستحق نہیں ہے جو بیماری کے چھوٹے سے چھوٹے کیڑے کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ میں نے طاعون کے کیڑوں کے متعلق خود تو تحقیقات نہیں کی۔ لیکن ایک اخبار میں پڑھا ہے کہ ایک منٹ میں کئی ہزار گنا بڑھ جاتے ہیں۔ یہی ایمان کو کھانے والے کیڑے کا حال ہوتا ہے۔ جب ایک میں پیدا ہوتا ہے تو پھر آگے بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایک سچا اور حقیقی

باقی صفحہ 7 پر

یاد رکھو اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے اس پر بدظنی نہیں کرنی چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مورخہ 2- مئی 1997ء کو احمدیہ ہال کراچی میں محترم حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے مکرم طارق مرزا ابن مکرم رشید جاوید صاحب کے نکاح کا اعلان بہمراہ مکرمہ سعدیہ سیف صاحبہ بنت مکرم رانا سیف اللہ خان صاحب پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ طارق مرزا صاحب حضرت مرزا مہتاب بیگ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے ہیں۔ اسی طرح مکرمہ سعدیہ سیف صاحبہ محترم ڈاکٹر حاجی خان صاحب جو کہ کراچی اور سندھ کے پراونشل امیر رہے ہیں کی پڑپوتی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار علم دین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ،بعمر 90 سال مورخہ 97-5-18 کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ موصوفہ مکرم میاں محمد صدیق صاحب زعیم انصار اللہ دارالنصر غربی کی خوشدامنہ تھیں۔ ان کا جنازہ مکرم سید خالد شاہ صاحب نے بیت المبارک میں پڑھایا اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر عبدالجبار صاحب دارالنصر غربی ربوہ ،بعمر 65 سال ،بقضائے الٰہی مورخہ 97-5-16 بروز جمعہ بعد فجر صبح چھ بجے انتقال کر گئیں۔ موصوفہ مکرم مولانا محمد الدین شاہد واقف زندگی۔ بشیر احمد سیفی مینیجر یو بی ایل کی پھوپھی زاد بہن اور بھابھی تھیں اسی روز ان کا جنازہ بعد از مغرب بیت اقبال محلہ دارالنصر غربی میں مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر نے پڑھایا۔ اور تدفین عام قبرستان میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مولانا بشیر احمد صاحب قمر نے دعا کرائی احباب جماعت سے موصوفہ کے بلندی درجات اور مغفرت کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب وقار سیکرٹری دعوت الی اللہ پشاور پچھلے ڈیڑھ ماہ سے دل کے عارضے میں مبتلا ہیں۔ مورخہ 97-5-28 کو پشاور میں ان کی اینجوگرافی ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

29- ہجرت 1376 ہش   29- مئی 1997ء

ہماری سب سے اہم ذمہ داری - دعوت الی اللہ

اگرچہ کہا تو یہ جاتا ہے کہ یہ دیکھو کہ کیا بات کہی گئی ہے اور یہ نہ دیکھو کہ وہ بات کس نے کہی ہے اور ایسا اس لئے کہا جاتا ہے کہ انسان اچھی بات کی طرف خود توجہ دے کر اس پر عمل پیرا ہو جائے اور یہ نہ دیکھے کہ وہ اچھی بات کس شخص نے کہی ہے۔ اس کا اپنا کردار کیا ہے۔ اس کا اپنا کردار کچھ ہی ہو اگر وہ بات ہمارے لئے مفید ہے اور ہماری زندگی کو بہتر بنا سکتی ہے تو ہمیں اسے اختیار کر لینا چاہئے۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انسانی فطرت اس بات کی طرف دیکھتی ہے کہ کہنے والا کون ہے۔ اسی لئے تو ہم اکثر اوقات واضح سے واضح بات کہتے ہوئے بھی حوالہ دیتے ہیں۔ اگر ہم خود ایک بات کہیں تو سننے والا اس کو اتنی اہمیت نہیں دیتا جتنی جب اس کا حوالہ دیا جائے۔ مثلاً اگر ہم کہیں کہ فلاں بزرگ نے تلقین فرمائی ہے کہ سچ بولو تو سننے والے پر زیادہ اثر ہوتا ہے بجائے اس کے کہ ہم اسے کہتے رہیں کہ سچ بولو۔ فطرت کی یہ خامی ہے یا خوبی۔ اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم اس بات کو بھی سراہتے ہیں کہ یہ نہ دیکھو کہ کس نے کیا کہا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ کہا کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس بات کی اہمیت سے بھی انکار نہیں کر سکتے کہ جب کسی اچھی بات کا پتہ چل جائے تو اسے زیادہ اہم بنانے کے لئے ہم یہ بھی دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ بات کہی کس نے ہے۔ اگرچہ دعوت الی اللہ کے متعلق ہم خود بھی بہت کچھ کہہ سکتے ہیں۔ دعوت الی اللہ کیا ہے۔ اس کی اہمیت کیا ہے۔ یہ کس کس کا فرض ہے۔ آیا ہم میں سے بعض لوگوں کا یا جماعت کے ہر فرد کا اور کیا یہ صرف ایک نسل کا فرض ہے یا کئی نسلوں کا۔ یا ہر آنے والی نسل کا۔ یہ سب باتیں ہم اپنی طرف سے بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ہم یہ باتیں آج حضرت امام جماعت الثانی کے ایک خطبہ سے اخذ کر کے آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ دعوت الی اللہ کی اہمیت کیا ہے۔ کوئی بھی ہمیں اس کی تلقین کرے تو ہمیں اس کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ لیکن اگر حضرت امام جماعت الثانی کی تلقین ہمارے سامنے آئے تو یقیناً وہ ہمارے لئے خاصی مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ اس سے پہلے ہم نے حضرت امام جماعت الرابع کی اس سلسلے میں کی گئی تلقین کئی دفعہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"میں نے بار بار اپنے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے اور اب پھر دلاتا ہوں کہ ہم نے ایک خاص اور اہم کام اپنے ذمہ لیا ہے اور یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ہمیں یہ کام کرنا ہے اور نہ صرف یہ کہ ہم نے کرنا ہے بلکہ یہ کہ ہماری ترقی ہماری بہبودی اور ہماری کامیابی کے لئے اس کا پورا ہونا ازبس ضروری ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ اس سے زیادہ یہ کہ اگر ہم اس کام کو نہ کریں گے تو ہماری ناکامی اور نامرادی کا ٹھکانہ نہیں۔ وہ کام کیا ہے۔ یہی کہ دین حق کو یعنی خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کو اور خدا تعالیٰ سے تعلق کے رشتے کو ہم اپنی ذاتوں میں ہی مضبوط نہ کریں گے بلکہ دوسروں میں بھی اسے قائم کریں گے۔ اور ان کے دلوں میں اس رشتے کو مضبوط کر دیں گے۔ یہ کام کوئی معمولی کام نہیں۔ پھر یہ کوئی ایک دن میں یا دو دن میں یا تین دن میں ہونے والا کام نہیں اور کسی معمولی کوشش کے نتیجہ میں اس میں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے بلکہ یہ بہت بڑا کام ہے جو ایک نسل کے کرنے کا بھی نہیں دو نسلوں کے کرنے کا بھی نہیں بلکہ یہ ایسا کام ہے کہ ہر نسل جو آئے گی اسی کا یہ کام ہو گا۔ کیونکہ یہ کام جو ہم نے اختیار کیا اور اپنے ذمہ لیا ہے اور ذمے کیا لیا ہے جس دن ہم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اسی دن سے ہمارے ذمے ڈالا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کی پیدائش کی غرض ہی یہ ہے کہ یہ کام کرے۔ اور اگر یہ کام نہ ہوتا تو خدا بندے کو پیدا ہی نہ کرتا۔ پس انسان کی پیدائش کی غرض ہی یہ ہے کہ خود خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے اور دوسروں کو تعلق پیدا کروائے۔ اسی کا نام دین ہے۔ یہی دین حق ہے۔ اسی کو مذہب کہا جاتا ہے۔ اس سے باہر نہ کوئی مذہب ہے نہ سلسلہ ہے۔ نہ دین ہے۔ پس ہماری اور نہ صرف ہماری بلکہ ہمارے باپ دادوں کی بھی پیدائش سے پہلے یہ کام ہمارے ذمہ رکھا گیا ہے اور یہ ایسا کام ہے کہ اس کو بدلنے کے ہم مجاز نہیں۔"

آپ نے دیکھا انسانوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہی دراصل دعوت الی اللہ کا حقیقی مقصد ہے۔ لوگوں کو خدا کی طرف بلانے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم صرف یہ کہتے رہیں کہ لوگو خدا کی طرف آجاؤ۔ وہ کس طرح خدا کی طرف آئیں۔ وہ خدا کی طرف آکر کیا کریں۔ ان کے خدا کی طرف آنے کے بعد نتیجہ کیا نکلے گا۔ یہ ساری ایسی باتیں ہیں جو ہمیں پہلے اپنے اندر پیدا کرنی ہیں اور پھر دنیا کے ہر انسان کے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اور یہ ایسا کام ہے کہ صرف ہمارے ذمے نہیں لگایا گیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ کام ہر انسان کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ جس شخص کو بھی خدا تعالیٰ کی پہچان ہے اور ہر شخص کو خدا تعالیٰ کی پہچان ہونی چاہئے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کو بھی اس کی پہچان کروائے۔ اس کے قریب لائے۔ انہیں بتائے کہ خدا تعالیٰ ہے کیا۔ اس کے وجود پر انہیں یقین پیدا کرے۔ اور اس کے بعد اس کی صفات سے انہیں آگاہی دے۔ یہی دعوت الی اللہ ہے۔ اب جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ ہر نسل کا کام ہے صرف ہمارا نہیں۔ ہمارے باپ دادوں کا بھی یہی کام تھا۔ ہمارا بھی یہی کام ہے اور ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی یہی کچھ کرنا ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ہماری ناکامی اور نامرادی کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ کیونکہ جس غرض کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اگر وہ اسے بھول جائے۔ اور اس کے مطابق اپنی زندگی بسر نہ کرے تو اس کا وجود اور اس کا عدم برابر ہوں گے۔ اور جس شخص کا وجود اور عدم برابر ہو کہا جا سکتا ہے کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتا تو بہتر تھا۔ لیکن پیدا تو وہ ہو گیا اب اسے چاہئے کہ وہ اس اہم کام کو جو اس کے باپ دادوں کے ذمہ ڈالا گیا تھا۔ جو اس کے ذمے ڈالا گیا ہے اور جو آئندہ آنے والی نسلوں کے ذمہ ہو گا پورا کرنے کی کوشش کرے۔

پس حضرت صاحب کے اس ارشاد سے پتہ چلتا ہے کہ دعوت الی اللہ کی اہمیت کیا ہے۔ یہ کس کے کرنے کا کام ہے اور کب تک کرنے کا کام ہے۔ اور اس کا نتیجہ ہمارے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے کیا ہونا چاہئے اور اگر خدانخواستہ ہم اس کام کو اہمیت نہ دیں اور اس کام کو سرانجام نہ دیں تو پھر ہمیں یہ ماننا ہو گا کہ ہماری ناکامی اور نامرادی کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں کو ناکام نہ بنائے۔ وہ ہمیں وہ کام کرنے کی توفیق عطا کرے جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں اور وہ کام ہے انسانوں کو خدا تعالیٰ کی طرف لانا۔ دعوت الی اللہ کرنا۔ ہم خود بھی خدا تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ اختیار کریں اور دوسروں کو بھی اسی راستے کے راہی بنا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

لائیے تشریف لیکن یہ رہے دل میں خیال
قدر اور قیمت ہمیں بھی وقت کی ملحوظ ہے
آپ کو بھی تو بہت سے کام کرنے ہیں ابھی
اور ہماری بھی توجہ کام پر مرکوز ہے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

جو شخص خدمتوں کے مقام (-) نہیں پاتا اسے دوسرے مقام (-) کا خیال ہی چھوڑ دینا چاہئے۔ ہر خدمت کا ایک مقام (-) ہے۔ خدا کی راہ میں چندہ دینے والے لاکھوں کروڑوں ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہرچندہ اگر مقدار میں برابر ہو تو مرتبہ میں بھی برابر ہو۔ اصل مقام (-) اس میں ہے جو خدمت کا فیصلہ کرتا ہے فرق کرکے دکھلاتا ہے۔ اس لئے فرمایا (ہر فرد جماعت کو چاہئے کہ) "خدمات کے مقام (-) تلاش کرے۔" اس فقرہ سے پتہ چلتا ہے کہ کیسے سچے اور پاکیزہ دل کا کلام ہے۔ جھوٹے آدمی کے کلام میں ایسی شان پیدا ہو ہی نہیں سکتی' اس کا تصور ان باتوں کے قدموں کو بھی چھو نہیں سکتا۔ غرض حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں:۔

"خدمات کے مقام (-) تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں" (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہو تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں) "اور ایسے ہی شخصوں کے لئے (نہ ان کو ڈر ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے) ہے اور اس کے بعد ان کو کیا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہو جاتا ہے (-) اور وہ نیک لوگوں کا دوست ہو جاتا ہے) حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں' ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں' ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں' ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرماتا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص 400-401)

پھر فرمایا:۔

"دو زمانے متقی پر آتے ہیں ایک ابتلاء کا زمانہ اور دوسرا اصطفاء کا زمانہ۔ ابتلاء کا زمانہ اس لئے آتا ہے تاکہ تمہیں اپنی قدر و منزلت اور قابلیت کا پتہ مل جائے اور یہ ظاہر ہو جائے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر راست بازوں کی طرح ایمان لاتا ہے اس لئے کبھی اس کو وہم اور شکوک آکر پریشان دل کرتے ہیں۔ کبھی خدا ہی کی ذات پر اعتراض اور وہم پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ صادق (صاحب ایمان) کو اس مقام پر ڈرنا اور گھبرانا نہ چاہئے بلکہ آگے ہی قدم رکھے۔ کسی نے کہا ہے۔

عشق اول سرکش و خونی بود
تاگریزد ہر کہ بیرونی بود

(الحکم جلد 5 نمبر 6۔ 17 فروری 1901ء ص 1-2)

یعنی دیکھو عشق شروع شروع میں بڑا باغی اور خونی دکھائی دیتا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو کوچہ عشق سے تعلق نہیں رکھتا اور اس شہر کا باشندہ نہیں ہے یعنی اس شہر میں بسنے کے لائق نہیں۔ ایسا بیرونی شخص ان باتوں کو دیکھ کر گریز پا ہو جائے اور اس کوچہ سے بھاگ جائے اس لئے یہ دکھاوے کی سرکشی ہے اور دکھاوے کا خون ہے حقیقت میں عشق تو ہر لذت کی آماجگاہ ہے۔

پھر حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں:۔

"شیطان پلید کا کام ہے کہ وہ راضی نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے منکر نہ کروالے (-) وہ وساوس پر وساوس ڈالتا رہتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں انسان انہیں وسوسوں میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب کرلیں پھر دیکھا جائے گا۔ باوجود اس کے کہ انسان کو اس بات کا علم نہیں کہ ایک سانس کے بعد دوسرا سانس آئے گا بھی یا نہیں۔ لیکن شیطان ایسا دلیر کرتا ہے کہ وہ بڑی بڑی جھوٹی امیدیں دیتا اور سبز باغ دکھاتا ہے۔ شیطان کا یہ پہلا سبق ہوتا ہے مگر متقی بہادر ہوتا ہے اس کو ایک جرات دی جاتی ہے کہ وہ ہر وسوسہ کا مقابلہ کرتا ہے۔ اسی لئے (وہ عبادت کو قائم کرتے ہیں) فرمایا۔ یعنی اس درجہ میں وہ ہارتے اور تھکتے نہیں اور ابتداء میں انس اور ذوق اور شوق کا نہ ہونا ان کو بے دل نہیں کرتا۔ وہ اسی بے ذوقی اور بے لطفی میں بھی (عبادت) پڑھتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ سب وساوس اور اوہام دور ہو جاتے ہیں۔ شیطان کو شکست ملتی اور (صاحب ایمان) کامیاب ہو جاتا ہے۔ غرض متقی کا یہ زمانہ سستی کا زمانہ نہیں ہوتا بلکہ میدان میں کھڑا رہنے کا زمانہ ہوتا ہے وساوس کا پوری مردانگی سے مقابلہ کرے۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔" (یہ حدیث قدسی ہے) "اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے اس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہو تو خدا اس کا کس قدر معاون اور مددگار ہو گا۔ لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آجاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کے لئے کافی ہیں۔ لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایسے جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء ص 35'36)

پس اس دور میں سب سے بڑا مال غنیمت جو آپ حاصل کرسکتے ہیں اور سب سے بڑی فتح جو آپ حاصل کرسکتے ہیں' وہ مال غنیمت تقویٰ کا مال غنیمت ہے اور وہ فتح اپنے دل اور اپنے نفس کی فتح ہے' اور یہ اندرونی فتح ہے جو بیرونی فتح پر منتج ہوا کرتی ہے یعنی یہ وہ غلبہ ہے جو بیرونی غلبے میں تبدیل ہوا کرتا ہے۔ پس وہ جو بظاہر سچے دل سے اپنے بھائیوں کی تکلیف پر رو رہے ہیں اور دکھ محسوس کر رہے ہیں اگر وہ ان کی خاطر اپنے اندرونہ میں پاک تبدیلی پیدا نہیں کرتے' اگر وہ ان کی خاطر اپنی روش میں نمایاں فرق پیدا نہیں کرتے تو وہ آنسو بھی جھوٹے ہیں' وہ درد بھی جھوٹا ہے اس کی کوئی بھی قیمت نہیں۔

پس احباب کو چاہئے کہ وہ موجودہ صورت حال سے دہرے فائدے حاصل کریں۔ پس جو کچھ آپ کے ہاتھ میں آسکتا ہے جو کچھ آپ کے لئے حاصل کرنا ممکن ہے وہ سب کچھ حاصل کرلیں اور وہ یہی کچھ ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے۔ پس اس وقت (-) اور حضرت (بانی سلسلہ) کے ارشادات کی روشنی میں بہت عظیم الشان سودوں کے وقت ہیں۔ اس لئے اندرونی طور پر پاک تبدیلی پیدا کریں جو ہمیشہ باقی رہنے والی تبدیلی ہو' اس کے نتیجہ میں بیرونی فتوحات بھی آپ کو نصیب ہوں گی اور وہ فتوحات محض عددی غلبہ کی نہیں ہوں گی' وہ فتوحات (-) غلبے کی فتوحات ہوں گی۔ بلکہ نفس پاکیزہ کی فتوحات ہوں گی۔ وہ لوگ جو ظاہری پھلجھڑیوں کے کھیل دیکھنے کی تمنا رکھتے ہیں ان کو ظاہری پھلجھڑیوں کے کھیل بھی دکھائے جائیں گے۔ احمدیت کی فتح کے شادیانے ضرور بجیں گے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان ظاہری پھلجھڑیوں کے کھیلوں کے مقابل پر اور ان ظاہری شادیانوں کے مقابل پر نفس مطمئنہ حاصل ہونے پر فتح کے جو شادیانے بجائے جاتے ہیں وہ بہت زیادہ غالب اور قوت والے ہوا کرتے ہیں' وہ بہت زیادہ پر شوکت نغمے اپنے اندر رکھتے ہیں۔

پس یہ دور ابتلاء اگر آپ کو تقویٰ کا نور عطا کر دے تو یہ وہ پھلجھڑیاں ہیں جن کے مقابل پر اور کوئی پھلجھڑی نہیں۔ آپ کے دل میں اگر نور کے سوتے پھوٹنے لگیں' آپ کے دل میں اگر تقویٰ کی وہ پھلجھڑیاں چلیں جن سے نور کے رقص آپ کے سینوں میں دکھائی دیں' جن میں چاندنی تھرکتی دکھائی دے' جن میں اللہ کا پیار رقصاں ہو اور خدا کی محبت کے نغموں کی آوازیں پھوٹ رہی ہوں' تو اور آپ کو کیا چاہئے' پس ان جلوؤں کی آپ کیوں تمنا نہیں کرتے۔ ان رستوں کے سرور کے پیچھے کیوں نہیں بھاگتے۔ ان غلبوں کے نغموں کے لئے کیوں آپ کے کان نہیں تڑپتے۔ یہ وہ غلبے ہیں جو حقیقی غلبے ہیں اور دائمی غلبے ہیں۔ یہ اس دنیا میں آپ کو پیچھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے بلکہ آپ کے ساتھ اس دنیا میں بھی جائیں گے۔ آپ کو پیچھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے بلکہ آپ کے ہمراہ آگے آگے بھاگیں گے کیونکہ کلام الٰہی ہمیں مطلع کرتا ہے (-) جب تقویٰ کا نور ان کو عطا ہوتا ہے تو وہ ان کو پیچھے نہیں چھوڑا کرتا' ان کے آگے آگے دوڑتا ہے اور روشنی کرتا چلا جاتا ہے۔ خدا ان کو اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی نور فراست عطا فرماتا ہے۔ وہ ہر چیز کو دیکھتے اور سمجھتے ہیں اور صاحب بصیرت لوگوں کی طرح فیصلہ کرتے ہیں اور صاحب بصیرت لوگوں کی طرح قدم اٹھاتے ہیں۔

خدا کرے کہ ہمیں یہ تمام اجر عظیم جو اس دنیا سے بھی تعلق رکھتا ہے اور اس دنیا سے بھی تعلق رکھتا ہے اس ابتلاء کے دور میں ہمیں نصیب ہو جائے۔ اگر یہ نصیب ہو جائے تو ہماری عاقبت تو بہرحال سنور جائے گی......

(از خطبہ 21۔ مارچ 1986ء)

ایک اچھی بات

سب سے بڑا حجاب وہ ہے جو انسان کے دل پر پڑے۔ یہ حجاب دور ہو جائے تو باقی تمام حجابوں کے دور کرنے کے واسطے زیادہ محنت اور مشقت نہیں کرنی پڑتی۔

○○○

زیارت مرکز واقفین نو

لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد

○ مورخہ 16 مئی 1997ء کو لاٹھیانوالہ سے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم بشیر احمد صاحب شاہد (سیکرٹری وقف نو) کی قیادت میں زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں 24 بچے اور دیگر 6 خواتین اور مرد احباب شامل تھے۔

وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا۔ وفد نے ایک روزہ قیام کے دوران محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ (نائب صدر لجنہ پاکستان) سے ملاقات کی۔ وفد کو نمائش اور بہشتی مقبرہ کا وزٹ کرایا گیا۔ وفد نے بیت الاقصیٰ میں جمعہ ادا کیا۔ مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے بچوں کے تعلیمی اور تربیتی امور کا جائزہ لیا اور توجہ طلب امور کی طرف راہنمائی کی۔

وفد کے ممبران نے شام پانچ بجے حضرت صاحب کا خطبہ بذریعہ M.T.A دارالضیافت میں سنا اور اس کے بعد واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔ دفتر کی طرف سے مکرم طارق جاوید صاحب نے ڈیوٹی دی۔

وکالت اس وفد کے انتظامات کے سلسلہ میں کی گئی کوشش پر مکرم بشیر احمد صاحب شاہد (سیکرٹری وقف نو لاٹھیانوالہ) اور ان کے معاونین کی بے حد مشکور ہے۔

(وکالت وقف نو)

○ تمام سیکرٹریان وقف نو سے گزارش ہے کہ جماعتوں میں 27 مئی کے حوالے سے واقفین نو کی تقاریب منعقد کریں اور انہیں اس دن کی اہمیت سے روشناس کروائیں۔"

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

امتہ الحفیظ بیگم اہلیہ چوہدری محمد اسماعیل خالد

حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب آف کھاریاں

میرے پیارے ابا جان محترم مولوی عبدالرحمان صاحب آف کھاریاں آج سے قریباً اکتیس سال پیشتر 2 دسمبر1966ء کو بروز جمعہ حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے تھے۔

آپ پیدائشی احمدی تھے اور ان کے والد صاحب یعنی ہمارے دادا جان مولوی فضل دین صاحب حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے اور خصوصی رفقاء کی فہرست میں ان کا نام دوسرے نمبر پر ہے۔ اسی لئے آپ کی ساری اولاد آپ کی عزت ایک دوسرے سے بڑھ کر کرتی تھی میرے ابا جان اپنے سب بہن بھائیوں سے بڑے تھے اپنے دو چھوٹے چھوٹے بھائیوں کی عین جوانی میں وفات پانے کے صدمہ سے ان کا دل کمزور ہو چکا تھا بھائیوں کی جدائی اور ان کی چھوٹی چھوٹی اولاد کی یتیمی ان کے لئے نہایت پریشان کن تھی پھر ان کی پیاری بہن بھی انہیں داغ مفارقت دے گئیں اور یکے بعد دیگرے صدمات کی وجہ سے آپ پریشان اور اداس رہا کرتے تھے فرماتے تھے کہ ایک دن مجھے خواب میں والد صاحب ملے اور فرمایا جو تجھے تکلیف پہنچے اس پر صبر کر آپ نے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ابھی کوئی اور وقت بھی مجھ پر آنے والا ہے۔ جس پر مجھے صبر کرنا ہو گا چنانچہ چند سال بعد ان کا جوان ذہین اور بہت ہی صفات کا مالک بیٹا بشارت احمد وفات پا گیا اور چھ چھوٹے چھوٹے بچے یادگار رہ گئے آپ نے نہایت صبر سے کام لیا جس کی آپ کو خواب میں تلقین کی گئی تھی۔ کلام الٰہی اور بزرگوں کے قول ہر بات پر سناتے رہتے تھے بڑے ہی باوقار ملنسار اور خلق اللہ سے ہمدردی کرتے تھے شروع میں جب آپ نے وصیت نہیں کی تھی ہم ان سے وصیت کرنے کو کہتے تو ہنس کر فرماتے خدا ابرار رحیم و کریم ہے میرے سب بہن بھائی اور ماں باپ حتیٰ کہ بیوی بھی موصی ہیں وہ سب جب جنت میں جانے لگیں گے تو مجھے بھی گھسیٹ کر لے جائیں گے لیکن یہ تو مذاق سے کہا کرتے تھے حقیقت میں ان کا دل صاحب ایمان تھا چنانچہ وفات سے پہلے ان کو یہ سعادت بھی اللہ تعالیٰ نے بخش دی آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ حضرت امام جماعت الثانی کو مجھ سے ایک خاص تعلق تھا اور ہمیشہ بھائی کہہ کر مخاطب کرتے تھے اس لئے امید ہے کہ مرنے کے بعد بھی ان کے قدموں میں ہی جگہ بھی مل جائے گی چنانچہ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

آپ صاحب رویا بھی تھے ایک دفعہ جب آپ کا لڑکا بشارت احمد نیوی میں تھا وہاں انہیں کوئی تکلیف پہنچی یا حادثہ آیا ادھر آپ کو خواب میں اپنا بیٹا ملا اور کہا (اے باپ میں سخت تکلیف میں ہوں) چنانچہ آپ نے پریشانی کے عالم میں ہی خط لکھ کر خیریت معلوم کی انہوں نے جواب میں بتایا کہ واقعی ان دنوں مجھے تکلیف پہنچی تھی اسی طرح اپنے بھائی چوہدری سعد الدین صاحب کی وفات سے پہلے آپ کو ایک قبر دکھائی گئی۔ چنانچہ جلد ہی آپ کے عزیز بھائی وفات پا گئے اور واقعی ان خوبیوں کا مالک اس خاندان میں پھر پیدا نہیں ہو سکا وفات سے پہلے آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں اکثر خواب میں دو کا ہندسہ اور دو چھ چھ کے ہندسے دیکھتا ہوں۔ ہم سب لوگ ضرب تقسیم لگاتے لیکن کچھ سمجھ نہیں آتی لیکن یہ بعد میں پتہ چلا کہ یہ تو آپ کی تاریخ وفات تھی یعنی 2 دسمبر1966ء آخری عمر میں ہر وقت موت کے لئے تیار رہتے ہمیں دیکھنے میں بھلے چنگے لگتے لیکن وہ یہی کہتے کہ میں چند دن کا مہمان ہوں چنانچہ مربی صاحب کو بلایا اور کہا کہ میری ابھی وصیت لکھیں اور صوفی نور داد صاحب کو بھی کہہ دیا کہ میرا جنازہ آپ خود پڑھائیے گا یہ صوفی صاحب بہت نیک آدمی ہیں اور آپ کے والد صاحب کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ ہم سب کچھ ان کی زبان سے سنتے لیکن یہ کبھی نہ سوچا کہ واقعی آپ کی زندگی اب ختم ہے کہ اچانک وہ دن آپہنچا جس کی انہیں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔

آپ کو خدا تعالیٰ نے تقریر کا ملکہ بھی عطا فرمایا تھا جس مجلس میں بیٹھ جاتے اس کو نبھاتے ان کی صحبت میں بیٹھ کر کبھی اکتاہٹ محسوس نہ ہوتی بچے آپ کی مجلس میں شوق سے بیٹھتے آپ انہیں لطیفے اور بچوں والے چٹکلے سنا کر خوب ہنساتے بچے اور بڑے سب ہی آپ کی صحبت سے لطف اٹھاتے۔

ملازمت کے دوران بھی سب ہی افسر آپ سے خوش تھے آپ سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے ان میں انتظامی قابلیت بہت زیادہ تھی بلا کے ذہین اور فہیم تھے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی اور دوسروں کو بھی سادگی کی تلقین کرتے اس کے ساتھ ہی بہت روشن خیال بھی تھے ان کے خیالات فرسودہ نہیں تھے آپ نے بہت کامیاب زندگی گزاری ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

آپ کا سلوک اپنی بیوی کے ساتھ بہت اچھا تھا اور کبھی بھی دل میں ناراضگی نہ کی اگر کبھی غصہ آ بھی جاتا تو وہ عارضی ہوتا دونوں کی ہمیشہ یہی خواہش رہی کہ اکٹھے ہی موت آئے چنانچہ آپ کی وفات کے تین مہینے بعد ہی آپ کی اہلیہ صاحبہ بھی اس جہان سے چل دیں اور دونوں کی یہ خواہش بھی پوری ہو گئی دونوں ہی بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحمتوں کا نزول کرے آپ کی یادگار چار لڑکے اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

○○○

> اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

ملک محمد عبداللہ

معجزانہ شفاء

میری زندگی کا یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے ایک برگزیدہ انسان کی دعا اور دوا سے ایک مریض کو نہایت مایوس کن حالات میں شفاء عطا فرماتا ہے۔ زندگانی کا یہ واقعہ میرے بڑے بھائی محترم ملک غلام نبی صاحب (وفات یافتہ) نے ایک سے زائد بار مجھے سنایا۔ کہ تمہاری عمر اس وقت ڈیڑھ سال تھی جبکہ تمہارے دائیں گھٹنے پر ایک پھوڑا نمودار ہوا جس نے بڑھتے بڑھتے ناسور کی شکل اختیار کر لی اپنے قصبہ سمبڑیال میں ہر ممکن علاج کی کوشش کی گئی مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ ٹانگ میں درد کی شدت کی وجہ سے بہت تکلیف تھی اور اس کی وجہ سے سارا گھر پریشان تھا۔ آخر ایک دن حضرت والد صاحب اور والدہ صاحبہ تمہیں سیالکوٹ لے گئے جو سمبڑیال سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں کے مشن ہسپتال میں ایک انگریز ڈاکٹر تھا جو بہت قابل اور مشہور سرجن تھا۔ اس نے بڑی توجہ اور محنت سے تمہاری ٹانگ کا معائنہ کیا اور کچھ دیر بعد والد صاحب کو الگ لے جا کر کہا کہ یہ کیس بہت خطرناک ہے گھٹنے کے اوپر سے ٹانگ کاٹنی پڑے گی ورنہ اس کا زہر سارے جسم میں پھیل جائے گا۔ سیالکوٹ سے مایوس ہو کر گھر آ گئے۔ والدہ صاحبہ کو جب یہ حقیقت معلوم ہوئی تو وہ بہت رونے لگیں۔ اس مشکل گھڑی میں والد صاحب نے قادیان جانے کا پروگرام بنایا۔ کہ وہاں حضرت مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول طبیب حاذق ہیں جن کی شہرت دور دراز تک ہے۔ چنانچہ دوسرے ہی دن رخت سفر باندھا اور قادیان پہنچے۔ محترم بھائی صاحب ان دنوں حصول تعلیم کی خاطر قادیان ہی میں رہائش پذیر تھے۔

آپ حضرت صاحب کے مکان میں ایک کمرہ میں رہتے تھے۔ حضرت صاحب کے فرزند صاحبزادہ عبدالحی کے ساتھ آپ کی بہت دوستی تھی کلاس فیلو بھی تھے۔ قادیان پہنچنے کے دوسرے دن حضرت صاحب کو تمہیں دکھلایا انہیں دنوں ایک اور بچی بھی اس مرض میں مبتلا تھی حضرت صاحب نے دو ڈاکٹروں کا ایک بورڈ مقرر فرمادیا۔ کہ وہ ان بچوں کا اچھی طرح معائنہ کر کے رپورٹ کریں ان میں ایک ڈاکٹر حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب تھے جو حضرت امام جماعت الثانی کے خسر بھی تھے۔ ڈاکٹر صاحبان نے پوری طرح معائنہ کے بعد یہی رپورٹ دی کہ دونوں بچوں کی بیماری ایسی ہے کہ ٹانگیں کاٹنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ان کی تشخیص بھی سیالکوٹ کے انگریز ڈاکٹر کے مطابق تھی۔

چنانچہ بعد ازاں ڈاکٹر صاحبان کی رائے کے مطابق عمل شروع کیا۔ پہلے دن مریض لڑکی کا اپریشن ہوا اور اس کی ٹانگ کاٹی گئی۔ تمہاری باری ایک دن کے بعد تھی۔ محترم بھائی صاحب فرماتے تھے کہ ہم سب بے حد غمگین تھے اور رو رو کر بارگاہ الٰہی کے حضور دعا مانگتے تھے کہ الٰہی تو بے حد قادر ہے آخر وقت میں بھی تیری تقدیر بدل سکتی ہے۔

اپریشن والے دن سے قبل عصر کے بعد حضرت امام الاول بیت المبارک میں تشریف رکھتے تھے۔ صاحبزادہ عبدالحی بھی آپ کے ساتھ بیٹھے تھے میری وجہ سے وہ بھی کافی غم زدہ تھے اور بار بار اپنے بزرگ والد صاحب کہتے تھے کہ میرے دوست کے بھائی کی ٹانگ نہ کاٹی جائے۔ ان کا یہ اصرار کچھ اس حد تک بڑھا۔ کہ حضرت صاحب نے والد صاحب سے فرمایا۔ کہ اس بچے کے بار بار اصرار کے بعد میرے دل میں ایک تحریک پیدا ہوئی ہے جسے میں الٰہی تحریک سمجھتا ہوں۔ آپ کے بچے کا اپریشن فی الحال ملتوی کر دیا جائے۔ آپ اپنے بچے کو لے کر کل صبح مطب میں آجائیں۔ چنانچہ ہم پیارے امام کے ارشاد کے مطابق دوسرے دن صبح ہی آپ کے مطب میں آگئے۔ حضرت صاحب نے پوری توجہ سے ٹانگ کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں ایک مرہم اور کچھ دوائی کی پڑیاں عطا کیں اور فرمایا کہ یہ مرہم دن میں تین چار مرتبہ گھٹنے پر آہستہ آہستہ ملیں اور تین پڑیاں روزانہ کھلائیں۔ اس کے بعد پھر مجھے دکھلائیں۔ محترم بھائی صاحب فرماتے تھے کہ حضرت صاحب کی عطا کردہ دوائی نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے دن ہی بڑا اچھا اثر کیا اللہ تعالیٰ نے ایسا کرم کیا کہ شام تک کچھ افاقہ کی صورت پیدا ہو گئی۔ اور رات کو نیند بھی آئی۔ اسی طرح تین دن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت حد تک بیماری کا اثر زائل ہو گیا اور تم بغیر سہارے کے کھڑے ہو گئے۔

تین دن کے بعد ہم حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت صاحب نے تمہیں دیکھتے ہی فرمایا مبارک ہو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی آرام ہے۔ آپ نے دس دن کی مزید دوا عطا کی اور فرمایا کہ دوائی کا استعمال باقاعدگی سے جاری رکھیں اور دعا بہت کریں۔ اور اگر آپ نے واپس اپنے گاؤں جانا ہے تو اس کی اجازت ہے۔ ڈاک کے ذریعہ مجھے بچے کی حالت سے آگاہ کرتے رہیں۔ اس کے بعد ہم اپنے گاؤں آ گئے۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت دس دن تک باقاعدگی سے دوائی جاری رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر شفاء عطا فرمائی اس کی اطلاع حضرت صاحب کی خدمت میں کر دی۔ مزید دوائی کی پھر ضرورت نہیں پڑی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ آج 1997ء میں میری عمر بچاسی سال ہو چکی ہے۔ میرے گھٹنے میں اس کے بعد کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ جو اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے۔ بچپن کے اس ناسور کے نہایت مدھم چند نشانات آج بھی گھٹنے پر موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی عافیت اور امان میں رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف عارضی کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے ارشادات

امراء اضلاع اور وقف عارضی

"..... امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔...... امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد (وقف عارضی میں ناقل) کے پیش نظر اور خدمت دین کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں۔"

(خطبہ الفضل 13- اپریل 66ء ص 3)

طالب علم اور وقف عارضی

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہو گا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔"

(روزنامہ الفضل 12- فروری 77ء)

کالج کے پروفیسر، سکول کے اساتذہ اور وقف عارضی

"اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار۔ سکولوں کے اساتذہ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کرسکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کرسکتے ہوں۔"

(الفضل 23- مارچ 66ء ص 2)

وکلاء اور وقف عارضی

"بعض ایسے پیشے والے ہیں جن کو ان دنوں چھٹیاں ہوتی ہیں مثلاً بعض عدالتیں بند ہو جاتی ہیں، وہاں جو احمدی وکیل وکالت کا کام کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کے چند ایام اشاعت علوم (کلام الہی) کے لئے وقف کرسکتے ہیں۔"

(خطبہ 10- اگست 1966ء ص 4)

گورنمنٹ کے ملازمین اور وقف عارضی

"جو دوست گورنمنٹ یا کسی ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں۔"

(خطبہ الفضل 23- مارچ 66ء ص 3)

پانچ ہزار واقفین کی ضرورت

"جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔"

(خطبہ الفضل 2- نومبر 1996ء ص 5)

احمدی خواتین اور وقف عارضی

"یہ واقفین وفد کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جبکہ وہ خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ اپنے بھائی کے ساتھ باہر جاسکیں۔ ورنہ ان سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں۔ تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں۔"

(روزنامہ الفضل 12- فروری 1977ء)

○○○

سائنسی معلومات

آج سے ساٹھ ستر سال قبل یہ خبر سننے میں آئی کہ ایک پنجابی (سکھ) نے ایک بنگالی کے ساتھ مل کر ہندوستان کی اسمبلی میں بم پھینکا تھا۔ جس پنجابی نے اس کام میں زیادہ چستی دکھلائی تھی اسے بعض لوگ بے تاج بادشاہ بھی کہنے لگے۔ اس کی تصویریں بکنے لگیں۔ ان دنوں بموں کے متعلق بہت کم سنا جاتا تھا۔ ہو گا کئی سالوں میں کسی بم کا ذکر لیکن آج دنیا بدل گئی ہے بموں کا ذکر یوں ہوتا ہے جیسے یہ روزمرہ کی چیز ہو۔ کوئی ملک نہیں بچا ہوا۔ کوئی خطہ اس سے پاک نہیں ہے۔ ہر جگہ لوگ بم لئے پھرتے ہیں۔ عام آدمی کو تو یہ بھی پتہ نہیں کہ بم ہوتا کیا ہے۔ پہلے سنا تھا کہ انسان بم ہاتھ میں اٹھائے پھرتا ہے اور کسی جگہ پر پھینک دیتا ہے تو پھٹنے سے ہلاکت خیزی کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ پھر جس طرح دنیا کی باقی چیزوں نے ترقی کی ہے بم میں بھی ترقی ہونی شروع ہوئی۔ اس کی مختلف اقسام بننے لگیں۔ یہ کہ دھماکہ خیز مادے کا موجد کون تھا یہ تو غالباً کوئی نہیں بتا سکتا بہت سی باتیں اس طرح شروع ہوتی ہیں کہ اول اول غیر اہم ہونے کی وجہ سے کوئی نہیں جانتا کہ کس نے وہ چیز شروع کی لیکن بات آگے بڑھنے لگتی ہے اور ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ وہی معمولی چیز جس کا ماخذ کسی کو معلوم نہیں ہوتا اہمیت اختیار کر لیتی ہے اور کسی کے سر مڑدی جاتی ہے۔ یہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ دھماکہ خیز مادے کی ایجاد میں سب سے پہلے چینیوں نے کام کیا پھر ان کے بعد عربوں نے کام کیا اور پھر یورپ کی باری آئی اور اعلیٰ دھماکہ خیز مادہ اس انیسوی صدی میں دریافت ہوا۔ یہ وہ وقت ہے جب نائٹروگلیسرین منظر عام پر آئی۔ جسے الفرڈ نوبل نے ڈائنامائیٹ کی شکل دی۔ ڈائنامائٹ سے بہت سے کام لئے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ پہاڑ بھی اسی سے توڑے جاتے ہیں۔ دھماکہ خیز مادے ٹھوس بھی ہیں مائع بھی اور گیس بھی۔ اور جہاں تک بلاسٹک دھماکہ خیز مادے کا تعلق ہے یہ دوسری جنگ عظیم میں دریافت ہوا اور سب سے سبقت لے گیا۔ اس کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ یہ رومال بٹن جوتوں کے تسمے اور انگوٹھی وغیرہ کی شکل میں آسانی سے ڈھالا جاسکتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ بعض مادے ایسے ہیں کہ سکریننگ مشین سے بھی چیک نہیں کئے جاسکتے۔ اب تو ڈاک لفافوں میں بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔ آپ نے کئی دفعہ سنا ہو گا کہ ڈاکخانوں میں ڈاک چھانٹتے ہوئے ایک لفافہ اس طرح پھٹا کہ کئی لوگ زخمی ہو گئے۔ دھماکہ خیز مادے سے ہلاکت کے اثرات کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کے لئے اسے بم کی شکل دی

باقی صفحہ 7 پر

آپ کا خط ملا

مکرم شیخ محمد حسین صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور سے لکھتے ہیں:۔

الفضل مورخہ 2 مئی میں محترمہ احمدی بیگم صاحبہ جن کی تحریر بہت عمدہ ہوتی ہے کا خط اور آپ کی طرف سے صلائے عام اور پھر محترم نور احمد کا خط جو مورخہ 7 مئی کو شائع ہوا پڑھا یہ آپ نے خوب کیا کہ قارئین کی رائے مانگ لی۔ محترم نور احمد صاحب نے لکھا ہے کہ رشک کی تعریف میں حسد جلن اور رقابت قطعاً واجب التسلیم نہیں گویا انہوں نے بلا دلیل موصوفہ کے جو فیروز اللغات کے صفحہ نمبر 611 کے حوالے سے رشک کے بعض معانی کئے ہیں ان کو یکسر مسترد کر دیا۔ یہ معاملہ کچھ غور طلب ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کئی الفاظ کے ایک سے زیادہ معانی ہوتے ہیں اور ہر معنے موقعہ محل کے مطابق استعمال ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک لفظ ہے "پیر" جس کے ایک معنی سوموار کے دن کے ہیں۔ دوسرے بوڑھے آدمی کے ہیں اور تیسرے مذہبی رہنما کے ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم پیر کو ربوہ گئے تھے تو اس کا مطلب سوموار کا دن ہی ہوتا ہے جب ہم پیرو جواں کہیں گے تو اس کا مطلب صرف اور صرف بوڑھے آدمی کے ہوں گے اور پیر صاحب مانکی شریف وغیرہ میں صرف مذہبی رہنما کے ہوں گے۔ یہ تینوں معانی رائج الوقت ہیں اور خوب استعمال ہوتے ہیں اور موقعہ محل کے مطابق اس کا مطلب لیا جاتا ہے موصوفہ محترمہ نے فیروز اللغات سے اخذ کرکے جو معنے رشک کے دیئے ہیں وہ چار قسم کے ہیں۔ (1) حسد جلن رقابت (2) یہ آرزو کہ جو چیز دوسرے کو حاصل ہے مجھے بھی ہو جائے (3) کسی کے برابر ہونے کی خواہش (4) کسی کے عروج کو دیکھ کر کڑھنا۔

محترم نور احمد صاحب کو صرف ایک ہی معنے واجب التسلیم معلوم ہوئے یعنی کہ جو چیز دوسرے کو حاصل ہے اس کی آرزو کہ وہ مجھے بھی حاصل ہو جائے جبکہ موصوفہ نے اسے منفی رویے کے طور پر استعمال کیا ہے یعنی حسد جلن رقابت اور کڑھنا وغیرہ۔ کیوں نہ ہم اس حدیث کو ہی دیکھ لیں جس کے بارے میں موصوفہ نے لفظ رشک استعمال کیا ہے۔ مولانا بدیع الزمان صاحب کے ترجمے کے ساتھ اردو بازار لاہور سے شائع ہونے والی جامع ترمذی جلد اول کے صفحہ 677 پر محولہ حدیث دی ہوئی ہے جو اس طرح شروع ہوتی ہے کہ حسد ناجائز ہے مگر صرف دو باتوں میں۔ آگے لکھا ہے ایک اس مرد سے جسے اللہ نے مال عطا کیا اور وہ اسے خرچ کرتا ہے (اللہ کی راہ میں) رات کے وقتوں اور دن کے وقتوں میں اور اس مرد سے جسے اللہ نے کلام الہی (کا علم) دیا ور وہ (اس کا حق) ادا کرتا ہے رات کے وقتوں اور دن کے وقتوں میں یہ حدیث حسن اور صحیح ہے پہلی بات یہ ہے کہ رشک کے مستعمل معنے وہی ہیں جو محترم نور احمد صاحب نے کئے ہیں دوسرے لغوی معنی مستعمل ہی نہیں ہیں۔ جب ہم روزمرہ کی زندگی میں کہتے ہیں کہ فلاں کی صحت بڑی قابل رشک ہے تو یہ اس آرزو کا اظہار ہے کہ ہماری بھی ویسی ہی ہو جائے اور یہ مثبت جذبہ ہے کسی دور میں اسے برا نہیں سمجھا گیا دوسری بات یہ ہے کہ فیروز اللغات کے مطابق رشک فارسی لفظ ہے اور تمام احادیث مبارکہ عربی میں ہیں۔ اس لئے اس کو حسد کے ساتھ جوڑنا نامناسب ہے اور وہ بھی حدیث کے بارے میں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگر رشک کو حسد کے معنے میں استعمال کرنے کی زبردستی کرلی جائے تو بھی یہ فقرہ غلط ہے کہ صرف اور صرف علم پر رشک کو جائز قرار دیا۔ حالانکہ دو چیزوں پر رشک نہیں بلکہ حسد کو جائز قرار دیا گیا ایک پر نہیں۔ ان وضاحتوں کے ساتھ خاکسار محترم نور احمد صاحب کی رائے کو ہی صحیح اور واجب التسلیم سمجھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارتی وزیر اعظم کا دورہ منی پور

بھارت کے وزیر اعظم اندر کمار گجرال نے گزشتہ دنوں مشرقی بھارت کی ان ریاستوں کا دورہ کیا جس میں علیحدگی پسند تحریکیں زوروں پر ہیں۔ وزیر اعظم بھارت کی منی پور کی ریاست میں آمد سے پہلے دارالحکومت امپھال میں زبردست دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ ائرپورٹ جانے والی سڑک پر ہوا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں سے بھارتی وزیر اعظم کو گزرنا تھا۔ پولیس حکام کے مطابق دھماکے سے کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ اور کسی نے دھماکہ کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ تاہم پولیس کے خیال میں یہ علیحدگی پسند پیپلز لبریشن آرمی اور یونائیٹڈ نیشنل لبریشن فرنٹ میں سے کسی کی کارروائی ہو سکتی ہے۔ اس سے قبل پولیس نے پیپلز لبریشن آرمی کے تین افراد کو اس جگہ سے گرفتار کر لیا جہاں بھارتی وزیر اعظم ایک جلسے سے خطاب کرنے والے تھے۔ یہ افراد اس جگہ مشکوک انداز میں پھر رہے تھے۔ منی پور کی پولیس کے مطابق ان لوگوں کا مقصد اپنے جسموں سے بم باندھ کر بھارتی وزیر اعظم کو ہلاک کرنا تھا۔

بھارتی وزیر اعظم کی آمد پر علیحدگی پسندوں کی کال پر منی پور میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ اس سے قبل علیحدگی پسند چھاپہ ماروں نے ایک حملے میں بھارت کی بارڈر سیکیورٹی فورس کے گیارہ جوانوں کو ہلاک اور تین کو زخمی کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق یہ فوجی برما کی سرحد کے قریب واقع اپنی پوسٹ پر واپس جا رہے تھے کہ سڑک کے دونوں اطراف چھپے ہوئے باغیوں نے فوجی ٹرک پر فائر کھول دیا۔ حملہ آور باغی ہلاک ہونے والے فوجیوں کی رائفلیں اور لائٹ مشین گنیں بھی اپنے ہمراہ لے گئے۔

ooo

ترک فوج کا کردوں کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ

ترک فوج نے علیحدگی پسند کردوں کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک فوجی بیان میں کہا گیا ہے کہ ترکی کی فوج نے وادی زیب کا مکمل کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ اس وادی کو علیحدگی پسند کرد' شمالی عراق میں اپنے ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ایک ہفتہ پہلے ترکی نے عراق کے اندر جو کارروائی کی تھی اس میں 1300 سے زائد کرد ہلاک ہو گئے تھے۔

ooo

روس میں وزیر دفاع اور چیف آف سٹاف کی برطرفی

روس کے صدر بورس یلسن نے گزشتہ روز اپنے ایک غیر معمولی اقدام میں روس کے وزیر دفاع اور آرمی کے چیف کو ان کے عہدوں سے برطرف کر دیا ہے حکام کے مطابق ان لوگوں کو فوج میں اصلاحات کے پروگرام کے نفاذ میں ناکامی کے باعث نکالا گیا ہے۔ وزیر دفاع کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ روس کے صدر بورس یلسن کی طرف سے فوج میں کمی کے پروگرام اور دیگر اصلاحات کے مخالف تھے۔ روس کی میزائیل فورس کے سربراہ کو نیا وزیر دفاع مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر دفاع اور چیف آف آرمی سٹاف کو اس وقت برطرف کیا گیا جب صدر یلسن دفاعی کونسل کے اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔

ooo

روس کی بھارت کو دھمکی

روس اور بھارت لمبے عرصے سے ایک دوسرے کے حلیف چلے آ رہے ہیں روس نے بھارت کی حمایت میں ماضی میں کئی بار کشمیر کے مسئلے پر ویٹو بھی استعمال کیا۔ اس کے علاوہ روس کی طرف سے بھارت کو اسلحہ بھی بے حد حساب دیا گیا ہے۔

لیکن سوویت یونین کے وقت کا روس اور تھا اور آج کا روس بالکل اور چیز ہے۔ ماضی کا روس اپنی پالیسیوں کا نفاذ پہلے کرتا تھا عوام کی حالت کو بعد میں دیکھتا تھا۔ لیکن آج یہ ممکن نہیں ہے۔ آج کے روس میں جمہوریت کا دور دورہ ہے۔ صدر عوام کے براہ راست ووٹوں سے منتخب ہوتا ہے۔ اور عوام کے سامنے جواب وہ بھی ہے۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو ماضی کے روس کے طرز عمل اور آج کے روس کے طرز عمل میں فرق کو سمجھنے کی مدد کر سکتے ہیں۔

براہو تجارتی مفادات کا کہ آج کے روس نے اپنے تجارتی مفادات کی خاطر بھارت کی مخالفت کا اظہار کر دیا ہے۔ روس نے بھارت کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے چیک ری پبلک سے ٹینک خریدے تو وہ پاکستان کو ہتھیاروں کی سپلائی شروع کر دے گا۔ روس کی اس دھمکی کے پیش نظر 30 سال بعد دونوں ملکوں کے تعلقات ایک بار پھر خطرے میں پڑ گئے ہیں۔ چیک ری پبلک اور بھارت میں ٹینکوں کی خریداری کے سمجھوتے سے روس پریشان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روس کی دفاعی انڈسٹری مالی بحران کا شکار ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ اپنی حکومت پر زور دے رہی ہے کہ پاکستان کو ایس یو 27 یا ایس ای 35 ملٹی رول ہوائی جہاز سپلائی کئے جائیں۔

ایک بھارتی ٹیلی ویژن کے مطابق تین سال قبل روس نے پاکستان کو ہتھیار سپلائی کئے تھے جس پر بھارت نے ناراضگی کا اظہار کیا تھا اور دونوں ملکوں کے تعلقات کی مضبوط عمارت میں دراڑ نمودار ہو گئی تھی۔

اس سمجھوتے کا پس منظر یہ ہے کہ بھارت نے چیک ری پبلک سے ٹینکوں کی خریداری کا جو سمجھوتہ کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چیک ٹینک زیادہ سستے ہیں۔ اسی وجہ سے بھارت نے چیک ری پبلک سے 500 ٹی 72 ٹینک خریدنے کا معاہدہ کیا تھا۔

ooo

انٹرنیٹ اور ایران کے صدارتی انتخابات

چند ماہ پہلے یہ خبر ملی تھی کہ سعودی عرب کے حکام کو انٹرنیٹ کے ذریعے اپنے ملک کے شاہی نظام کے خلاف بغاوت کا سامنا ہے۔ مختلف جگہوں سے انٹرنیٹ کا رابطہ رکھنے والے روزانہ سعودی شاہی حکومت کے نظام کے خلاف مواد سعودی عرب کے بینکوں' اداروں کو بھیجنا شروع کر دیتے تھے۔ لیکن اب امریکہ اور مغربی ملکوں نے ایران کے صدارتی انتخابات پر اثر انداز ہونے کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال شروع کر دیا ہے اس پر ایران میں یہ بحث بھی چل نکلی ہے کہ سیٹ لائٹ ڈش انٹینا سسٹم پر پابندی کی طرح انٹرنیٹ پر بھی پابندی عائد کر دی جائے۔ عوام کی ایک تعداد کا موقف یہ ہے کہ سیٹیلائٹ ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کمپیوٹر سسٹم کے ذریعہ مغربی ثقافت اور اخلاق سے عاری فرسودہ روایات کو اسلامی ممالک کے نوجوانوں کے ذہنوں میں انڈیلا جا رہا ہے۔ اس لئے ان کے استعمال سے گریز کرنا چاہئے۔

تاہم ایران کے روشن خیال طبقے کا یہ خیال ہے کہ ہمیں قدامت پسندی کا مظاہرہ کر کے جدید ٹیکنالوجی سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ انٹرنیٹ پر اس قسم کے پیغامات ایران میں پہنچ رہے ہیں۔ جن میں عوام کو اسلامی بنیاد پرستوں کو ووٹ نہ دینے پر اکسایا جا رہا ہے۔ اور اس طرح سے انٹرنیٹ کے ذریعے سے ایران کے صدارتی انتخابات پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جدید کمپیوٹر ٹیکنالوجی اور ڈش انٹینا کے ذریعے معلومات اور خبروں کی یلغار نے دنیا کو زیادہ کھول کر انسانوں کے سامنے رکھ دیا ہے اب ماضی کے آہنی پردوں کا دور ختم ہو چکا ہے۔ گنتی کے چند ممالک میں جو یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے وہ جدید دور کی تیز رفتار یلغار کے سامنے بند نہیں باندھ سکے گا۔

ooo

کانگرس کے خلاف تحقیقات

بھارت کے دس ماہ تک وزیر اعظم رہنے والے مسٹر دیوی گوڑا پر کانگرس کے حلقوں کی طرف سے ایک بڑا الزام یہ لگایا جاتا تھا کہ انہوں نے کانگرس کے ارکان کے خلاف تحقیقات کی حوصلہ افزائی کی تھی اور اس طرح سے کانگرس کو نقصان پہنچایا تھا۔ اس کی سزا کانگرس نے دیوی گاوڑا کی حکومت سے اپنی حمایت اٹھا کر دی۔

اب وزیر اعظم اندر کمار گجرال کے دور میں کانگرس کے خلاف ایک اور اہم تحقیقات ہو رہی ہے۔ کانگرس نے اپنے دور اقتدار میں ملنے والی غیر ملکی امداد میں گھپلے کرنے کا اعتراف کر لیا ہے۔ وہ اس طرح سے ہے کہ پارٹی کے عہدیداروں نے تسلیم کر لیا ہے کہ انہوں نے پارٹی کے لئے پونے چار کروڑ کی بیرونی امداد لی تھی لیکن بعض وجوہات پر حکام کو اس سے آگاہ نہیں کیا تھا۔ دہلی ہائی کورٹ میں وزارت داخلہ کی طرف سے وکیل نے پیش ہو کر عدالت کو بتایا کہ کانگرس پارٹی کو اس معاملے کی وضاحت کرنے کے لئے 24۔ مئی تک کی مہلت دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ اگر کانگرس پارٹی اپنی اس فروگزاشت کے حق میں معقول عذر پیش نہ کر سکی تو اس پارٹی کے خلاف فارن کنٹری بیوشن ریگولیشن ایکٹ کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو کانگرس کی طرف سے گجرال حکومت سے ناراضگی ہو سکتی ہے۔ اور گجرال حکومت کا مستقبل خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ کانگرس نے دیوی گوڑا حکومت کو برطرف کروا کر یہ پیغام دے دیا ہے۔ کہ یونائیٹڈ فرنٹ کی حکومت کو کانگرس کی فرمانبرداری کرنی پڑے گی۔ ورنہ وہ حکومت کی سرپرستی سے ہاتھ کھینچ لے گی۔

ooo

برما کے خلاف امریکہ کا اقدام

برما ایک چھوٹا سا ملک ہے جہاں کئی سال سے فوجی حکمران چلے آ رہے ہیں۔ فوجی حکومت اپوزیشن کو کچلنے کی کوشش میں مصروف رہتی ہے۔ جس کی بڑی مثال اپوزیشن کی سربراہ مسز آنگ سان سوئی کو کئی سال تک گرفتار رکھنا ہے۔

تازہ خبروں کے مطابق برما کے فوجی حکام نے اپوزیشن نیشنل لیگ برائے جمہوریت کے 50 سینئر رہنماؤں کو گرفتار کر لیا ہے۔ آئندہ چند دنوں میں مزید گرفتاریاں بھی متوقع ہیں۔ یہ رہنما پارٹی کی ایک تقریب میں شرکت کرنے کے لئے دارالحکومت رنگون کی طرف جا رہے ہیں۔

برما کی جمہوریت کش پالیسیوں کی وجہ سے برما میں نئی امریکی سرمایہ کاری پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ امریکی صدر کلنٹن کی طرف سے جاری کئے گئے فرمان میں کہا گیا ہے کہ برما کی فوجی حکومت کے اقدامات اور پالیسیاں امریکہ کی قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کے مقاصد کے لئے خطرہ ہیں۔ امریکی کانگرس اور ایوان نمائندگان کے ارکان کی طرف سے برما کی فوجی حکومت کی پالیسیوں اور جمہوریت دشمن رویے پر سخت تنقید کی جاتی رہی ہے۔ یہ فیصلہ اسی پالیسی کے تسلسل میں سامنے آیا ہے۔ مگر برما کے حکمران کسی بات پر ٹس سے مس نہیں ہو رہے۔

ooo

صدر یاسر عرفات کا اعلان

فلسطین میں اسرائیلی ریاست کے قیام کی بنیاد اس وقت پڑی تھی جب عربوں نے اپنی زمینیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

49-1948ء میں یہودی سرمایہ کاروں کے ہاتھوں مہنگے داموں بیچنی شروع کر دی تھیں۔ آج بھی یہ مسئلہ فلسطینی خود مختار اتھارٹی کو درپیش ہے۔

فلسطینی صدر یاسر عرفات نے یہودیوں کو زمین فروخت کرنے والوں کے لئے سزائے موت کی حمایت کی ہے۔ ایک غیر ملکی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دریائے اردن کے مغربی کنارے پر یہ پابندی 1967ء کی جنگ کے بعد لگائی گئی تھی۔ اور اسرائیلی پالیسیوں کے تناظر میں یہ پابندی بالکل جائز تھی۔ کیونکہ اسرائیل ہمیشہ مختلف ہتھکنڈے استعمال کر کے عربوں کی زمین ہتھیانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہودی اپنی بستیوں میں توسیع کر کے فلسطینیوں کو ان کی زمینوں سے محروم کر رہے ہیں۔ اسرائیل کے ساتھ مذاکرات کے بارے میں ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ جب تک یہودی بستیوں کی تعمیر روکی نہیں جائے گی تب تک مذاکرات نہیں ہوں گے۔

ooo

بقیہ صفحہ 5

جاتی ہے۔ اور بم دستی بم بھی ہوتے ہیں۔ ٹائم بم بھی، ریموٹ کنٹرول بم بھی، ریموٹ کنٹرول بم عام طور پر تخریب کاری میں زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔

جہاں تک بم کا تعلق ہے اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔ دھماکہ خیز مادہ۔ ڈیٹونیٹر اور فیوز۔ دستی بم کو استعمال کرنے کے لئے ایک پن کھینچا جاتا ہے اور اس سے فیوز اڑ جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ڈیٹونیٹر بھی اڑ جاتا ہے۔ ڈیٹونیٹر بذات خود ایک چھوٹا سا بم ہی ہوتا ہے۔ جو دھماکہ خیز مادے کو اڑاتا ہے۔ ٹائم بم میں فیوز کی بجائے الیکٹرک بیٹری ہوتی ہے۔ جو مخصوص مدت کے بعد ڈیٹونیٹر کو اڑا دیتی ہے۔ مشکل یہ ہے کہ یہ پتہ ہی نہیں چل سکتا کہ ہمارے ساتھ چلنے والے آدمی کے ہاتھوں میں یا اس کی جیب میں کیا ہے۔ اگر کوئی دھماکہ خیز مادہ ہے تو وہ کہاں جا کر رکھ دے گا اور اس کا کیا نتیجہ نکلے گا آپ نے یہ بھی سنا ہو گا کہ لوگ بم کو اپنے سینے کے ساتھ باندھ کر کسی کے قریب آتے ہیں اور وہ بم پھٹ جاتا ہے جس کے نتیجے میں وہ خود بھی اپنی جان کھو بیٹھتے ہیں اور جسے مارنا ہوتا ہے اس کی بھی دھجیاں اڑا دیتے ہیں۔ ہندوستان کے ایک وزیر اعظم (راجیو گاندھی) کے ساتھ یہی کچھ ہوا۔ ایسے لوگوں کے متعلق یہ معلوم کرنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے کہ آیا انہوں نے از خود یہ کام کیا یا کسی کے کہنے پر۔ اسرائیل میں جب یہ واقعہ پیش آیا تھا کہ وہاں کے وزیر اعظم کو اس طرح اڑا دیا گیا تو بڑی چھان بین ہوتی رہی جس شخص نے اڑایا تھا وہ خود زندہ رہا اور وہ یہی اصرار کرتا رہا کہ اسے کسی اور نے کچھ نہیں کہا۔ وہ اس کا اپنا کام ہے۔

بہرحال آج کل احتیاط کرنے کے باوجود یہ کہا جا سکتا ہے کہ کوئی احتیاط کام نہیں آتی۔ کون کہاں گیا اس نے کیا کچھ کہاں رکھا اور جو چیز اس

نے رکھی اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اس کے باوجود حکومت بھی آج کل بار بار یہ کہہ رہی ہے کہ اپنے ارد گرد کے لوگوں پر نظر رکھیں۔ آپ بھی یقیناً اپنے ارد گرد کے لوگوں پر نظر رکھیں۔ اور دیکھیں کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ کہاں جاتے ہیں اور ان کے آنے جانے کا انداز کیا ہے۔

(ن-س)

بقیہ صفحہ 1

کارکن وہی ہے جو اگر ایک شخص میں بھی سستی اور کوتاہی دیکھتا ہے تو اسے اس وقت تک چین نہیں آتا۔ جب تک اس کی اصلاح میں کامیاب نہیں ہو جاتا۔ اگر اس کا جماعت سے کاٹنا ہی ضروری ہوتا ہے تو کاٹ دیتا ہے۔ تاکہ اس کا زہر دوسروں میں نہ پھیلے۔

(از خطبہ 30-اپریل 1926ء)

پاکستان کی 50 سالہ گولڈن جوبلی کے موقع پر احمدی بچی کی شاندار کامیابی

○ عزیزہ سارہ مختار بنت مکرم چوہدری انیس احمد صاحب مختار آف ڈگری کالج فار وومن ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی نے آل پاکستان انٹر بورڈ گرلز پینٹنگ کمپیٹیشن میں اول پوزیشن حاصل کی۔ یہ مقابلہ اسلام آباد میں مورخہ 97-4-26 کو منعقد ہوا تھا۔

عزیزہ سارہ مختار مکرم حضرت چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیزہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد بشیر احمد صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر کانڈیوال عرصہ دراز سے بعارضہ ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن ہونے کے بعد صحت نہایت کمزور اور زیر علاج ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا کریں۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ طیبہ خانم صاحبہ ایڈووکیٹ کراچی بنت مکرم محمد مسلم نور صاحب کا نکاح بہمراہ مکرم انیس احمد بھٹی صاحب احمد نگر بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے مورخہ 97-5-9 کو احمدیہ بیت الذکر احمد نگر ضلع جھنگ میں مکرم مولانا دین محمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری حمود الرحمٰن احمد صاحب 184- مراد آباد کالونی سرگودہا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 97-5-1 کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضرت صاحب نے احسان الرحمٰن صاحب عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند بنائے۔

○ مکرم راجہ مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ کلاسوالا ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 20- اپریل 1997ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت بچے کا نام رغیب احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم راجہ محمد افضل صاحب مقیم جرمنی کا پوتا اور مکرم محمد خان صاحب درویش قادیان کا پڑپوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ محبوب الٰہی صاحب ولد مکرم شیخ منظور الٰہی صاحب سمن آباد لاہور مورخہ 26 مئی 1997ء کو بعمر 70 سال سروسز ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ موصوف موصی تھے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں بیت المبارک میں مورخہ 27 مئی 1997ء کو چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

گمشدہ اشیاء

○ مکرم سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی محمد سعید صاحب پنشنر جامعہ احمدیہ کا پرس جس میں درج ذیل اشیاء تھیں گم ہو گیا ہے۔

۱- پرس سرخ رنگ کا چھوٹا
۲- ایک ہزار روپے کا ایک نوٹ
۳- پچاس کا ایک نوٹ (کچھ چھوٹے نوٹ)
۴- نیشنل بنک کی چیک بک
۵- اپنے شناختی کارڈ کی فوٹوسٹیٹ
۶- کچھ اور ضروری کاغذات

اگر کسی کو ملے تو دفتر صدر عمومی کو اطلاع دیں۔

(دفتر صدر عمومی)

تصحیح

○ الفضل مورخہ 13 مئی 1997ء کے صفحہ 6 پر حضرت مولوی رحیم الدین صاحب کی پیدائش اٹھارویں صدی کی بجائے انیسویں صدی پڑھی جائے۔

(ادارہ)

تحریک جدید کے سال نو کے اعلان پر ثواب کا ایک نادر موقعہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اعلان سال نو تحریک جدید کے بعد فراہمی وعدہ جات کی مہم میں جملہ مخلصین حصہ لیکر دوہرے ثواب سے بہرہ ور ہوں سیدنا حضرت امام جماعت الثانی کا ارشاد ہے "میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندہ وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے"۔

بعض جماعتوں کے ابھی تک سال نو کے وعدہ جات نہیں آئے اولین موقع پر وعدہ جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

امداد برائے مستحق طلباء

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

سیل - سیل - سیل
ایرانی کولر- ڈنر سیٹ- ٹی سیٹ- دیگر اشیاء
نور کراکری ہاؤس نزد اقصیٰ چوک ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 28- مئی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی نے تین بلوں کی منظوری دی ہے جس کے تحت 1986ء کے بعد بینکوں سے قرضے معاف کرانے والوں پر مقدمے چلائے جائیں گے۔ یہ مقدمے ناقابل ضمانت ہوں گے۔ اس کے علاوہ احتساب کے بل میں ترمیم کے لئے ایک بل پیش کیا گیا جس کے تحت صدر وزیر اعظم چیئرمین سینٹ ' سپیکر ' وفاقی و صوبائی وزراء ' گورنروں وزرائے اعلیٰ ' ارکان اسمبلی اور عوامی عہدوں پر فائز شخصیتوں کا بھی احتساب ممکن ہو سکے گا۔ قانون سازی کے دوران حزب اختلاف نے کسی کارروائی میں حصہ نہیں لیا اور حکومت پر الزام لگایا کہ وہ قانون سازی کو بلڈوز کر رہی ہے اس لئے حزب اختلاف اس کارروائی کا حصہ نہیں بن سکتی۔ حزب اختلاف یہ کہہ کر ایوان سے واک آؤٹ کر گئی۔

○ عدالت کو ناجائز جائیداد ضبط کرنے کا اختیار دینے والا احتساب کا قانون قومی اسمبلی میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اگر ملزم عدالت کو مطمئن نہ کر سکا کہ اس کی جائیداد جائز ہے تو عدالت اسے سزا دے سکے گی۔ اور جائیدادیں ضبط اور منجمد کی جا سکے گی۔ رشوت سے حاصل کئے گئے مویشی بھی ضبط کر کے فروخت کر دیئے جائیں گے۔ متاثرہ شخص کو 30 دن کے اندر اپیل کا حق ہو گا۔ الزامات ثابت ہونے پر ایک سال کے لئے نااہلی اور دو سال سے زیادہ قید کی سزا ملنے پر پانچ سال کے لئے الیکشن لڑنے سے نااہل ہو جائے گا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ دہشت گردوں اور ملاوٹ کرنے والوں کو سر عام پھانسی دیں گے۔ کرپٹ افراد پر ہاتھ ڈال دیا ہے۔ اب ہر سطح پر صفائی ہو گی۔ میرٹ کے خلاف بھرتی ہونے والے جیالے فارغ کر دیئے جائیں گے۔ چیف جسٹس صاحبان کو کہا ہے کہ چوروں اچکوں اور فرقہ واریت میں قتل کرنے والوں کو چوراہوں میں لٹکا دیا جائے تاکہ انہیں پتہ چل جائے کہ کس طرح ڈاکے مارے جاتے ہیں حکومت روزگار سکیم شروع کرنے والی ہے۔ بیسیوں سکیمیں شروع کرنا چاہتا ہوں مگر جانے والے خزانہ خالی کر گئے ہیں۔ کسانوں کو بغیر سود قرضے اور ٹریکٹر دیں گے۔

○ ایران نے پاکستان اور سعودی عرب سے کہا ہے کہ افغانستان میں شیعہ کمیونٹی کا تحفظ کیا جائے۔

○ زخمی افغان کمانڈر رشید دوستم نے کہا ہے کہ میں جنگ جاری رکھوں گا میں نے ترکی میں سیاسی پناہ کی درخواست نہیں کی۔

○ کراچی میں مسلم لیگ کے ایک اور دفتر پر حملہ کر کے توڑ پھوڑ کی گئی وزیر اعظم کی تصاویر اور پوسٹر پھاڑ دیئے گئے۔ ملزم ہوائی فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔

○ صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ پاک بھارت مذاکرات کے سلسلے میں کسی جذباتی پن کے مظاہرے کی ضرورت نہیں۔ اب مذاکرات کا سلسلہ ٹوٹنا نہیں چاہیئے۔

○ گوجرانوالا کے جنڈیالہ باغ والا میں تین روز سے بجلی کی مسلسل بندش کے دوران دو کمسن بچیوں اور ایک معمر شخص کی ہلاکت کے بعد گاؤں کے ڈنڈہ بردار سو سے زائد افراد نے واپڈا کے دفتر پر حملہ کر دیا وہ ایس ڈی او کے دفتر میں گھس گئے اور توڑ پھوڑ کی۔

○ آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ ایک سندھی اور ایک بلوچ کی غداری سے ہماری حکومت ختم ہوئی انہون نے کہا کہ بہادر آدمی ہوں میرا سر کبھی نہیں جھکے گا۔ مجھے گردن کٹنے کی پرواہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قائد اعظم نے مجھے خواب میں کہا کہ "پتہ کرو نواز شریف کو مجھ سے زیادہ مینڈیٹ کیسے ملا"

○ وزیر اعظم ہاؤس میں قائم احتساب سیل کے چیئرمین نے کہا ہے کہ آصف زرداری کی کرپشن کے ثبوت مل گئے ہیں جلد مقدمات قائم ہوں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے شریف فیملی کے افراد کو حدیبیہ ملز قرض کیسوں سے بری کر دیا ہے۔ اس فیملی پر الزام تھا کہ انہوں نے سٹی بینک اور بینک آف امریکہ میں جعلی اکاؤنٹس کھلوا کر ساڑھے 10 کروڑ روپے حاصل کئے۔

○ پاکستان بھارت اور بنگلہ دیش میں تجارت اور سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے بنگلہ دیش کی وزیر اعظم حسینہ واجد کی دعوت پر نواز شریف اور گجرال نے نومبر میں سہ فریقی ملاقات کی حامی بھر لی ہے۔ اس اجلاس کی تجویز سارک سربراہ کانفرنس کے دوران دی گئی تھی۔ بنگلہ دیش کے وزیر مملکت برائے خارجہ نے بتایا کہ اقتصادی تعاون کا ایک بلاک تھائی لینڈ' بھارت' بنگلہ دیش اور سری لنکا کے درمیان 6 جون کو قائم ہو جائے گا۔ اس سے تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ حاصل ہو گا۔

○ وزیر اعظم نے کراچی سے رینجرز ہٹانے کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ ایم کیو ایم کے فاروق ستار کی قیادت میں ایم کیو ایم کے وفد نے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ ملاقات میں حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان تعاون جاری رکھنے پر اتفاق رائے کا اظہار کیا گیا۔ ملاقات میں مسلم لیگ کے دفاتر پر حملوں اور ایک مسلم لیگی رہنما کے قتل کا معاملہ بھی زیر بحث آیا۔ ایم کیو ایم نے کہا کہ ان حملوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ سازشی عناصر یہ حرکتیں کر رہے ہیں۔

○ افغانستان میں طالبان کا ایک ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہو جانے سے جنرل اسلم بیگ کے بھائی آزاد بیگ سمیت تین پاکستانی ہلاک ہو گئے ان کا تعلق پاکستانی فوج کی خفیہ ایجنسی سے ہے۔

○ جسٹس شیخ ریاض احمد کو لاہور ہائی کورٹ کا چیف جسٹس بنا دیا گیا چیف جسٹس شیخ اعجاز نثار کو سپریم کورٹ میں بھیج دیا گیا ہے صدر مملکت نے آٹھ نئے جج مقرر کئے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ خالد رانجھا' قاضی منظور عالمگیر' چوہدری اعجاز' ممتاز مرزا' غلام محمد قریشی ' نجم الحسن کاظمی ' اور دو سیشن جج صاحبان احمد نواز ملک اور لطف الرحمان۔

○ بھارتی طیارے نے ورکنگ باؤنڈری کے علاقے میں بم اور میزائل گرا دیئے۔ کئی پاکستانی شہر دھماکوں سے لرز گئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ 86ء سے بینکوں کے قرضے معاف کرانے والوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ بدنیتی پر مبنی ہے۔ یہ احتساب 1981ء سے شروع کیا جائے۔ 1983ء سے 1985ء کے درمیان بڑے پیمانے پر قرضے معاف کئے گئے۔ انہوں نے وزیر خارجہ گوہر ایوب کے بارے میں کہا کہ کہیں گوہر ایوب تاشقند دور پر واپس لانے تو نہیں آیا؟ محترمہ بے نظیر نے کہا کہ نواز شریف کے ساتھ پانچ مصیبتیں ہیں ان کا نام س سے شروع ہوتا ہے۔ ایک سرتاج عزیز ہے باقی نام آپ خود سوچیں۔ انہوں نے کہا اسمبلی میں تو اپوزیشن لیڈر تک نہیں ہے۔ اسمبلی اس لئے نہیں کہ ٹکاٹک بل منظور کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اب بس کرو! انتقامی کارروائیاں بند کر کے ملکی معاملات صحیح کرو۔ زرداری کی کرپشن کے ثبوت نہیں ملے۔ کرپشن کرنے والے حکومت میں چھپے بیٹھے ہیں۔ جرم ثابت کریں یا خود سزا کے لئے تیار رہیں۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں واجد شمس الحسن اور احمد صادق کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب انصاف نہ ملے تو لوگ ملک چھوڑ کر مدینہ چلے جاتے ہیں۔

○ اسلام آباد میں منگل کی صبح خوفناک دھماکے سے خوف وہراس پھیل گیا۔ لوگ گھروں سے نکل آئے۔ دھماکے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

○ افغانستان کی مکمل فتح میں حائل احمد شاہ مسعود اور طالبان کی فوجوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ تاہم احمد شاہ مسعود کی طرف سے مذاکرات کی پیشکش کی گئی ہے۔ افغانستان کے حالات پر مشترکہ حکمت عملی طے کرنے کے لئے سابق سوویت یونین کی 9 ریاستوں کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔

○ متحدہ عرب امارات نے طالبان کی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا ہے دیگر اسلامی ممالک بھی جلد اس حکومت کو تسلیم کر لیں گے۔ سعودی عرب نے بھی طالبان کو تسلیم کر لیا ہے۔

○ بلوچستان کے سابق وزیر اسلم بلیدی قتل کیس میں گرفتار کر لئے گئے۔

○ قومی اسمبلی میں بجلی سستی کرنے اور واپڈا کو سیدھا کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ واپڈا کا عملہ بجلی خود چوری کرتا ہے اور صارفین کو سزا دی جاتی ہے۔

ضروری اعلان

○ الفضل کے نمائندے برائے اشتہارات مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی فوری طور پر دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔

مینیجر الفضل

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
اوقات آجکل صبح 9 تا 1 بجے
شام 5½ تا 9 بجے
رحمت بازار ربوہ
فون: 211186

مفید اور مؤثر مشروبات
خوش ذائقہ
موسم گرما کیلئے اور خصوصاً شادی بیاہ کے مواقع کیلئے 100% خالص اور لذیذ مشروبات
شربت بادام فی بوتل 55/-
شربت فرحت افزا " 50/-
شربت صندل " 50/-
شربت بزوری " 45/-
شربت جگر خاص " 60/-
تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ
فون: 211536 (رجسٹرڈ) ربوہ

ہم خدمت خلق کرتے ہیں
ڈاکٹرز اور فری ڈسپنسری والوں کیلئے ہمارے نرخ مندرجہ ذیل ہیں
Bio No 1 to 28 Rs 35/- | Θ Rs 75/- | 1m Rs 67/- | 200 Rs 48/- | 30 Rs 40/- جرمن پوٹینسی
مسعود پونڈ (A)Θ 165/- | سینیر یریا Rs 40/- | 30X Rs 37/- | 12X Rs 36/- | Bio Salt 6X Rs 35/- | Salt 6X ½ کلو 133/-
سٹور جمعہ کو 12 بجے تک کھلا رہے گا
ہومیوپیتھک سٹورز کیلئے مزید رعایت
فرحت کلینک اینڈ سٹورز (ہومیو) راجیکی روڈ ربوہ